بسم اللہ الرحمن الرحیم

مالدار شوہر کی بیوی کو فطرانہ دینے سے ادا ہوگیا؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ کسی رشتے دار عورت کو صدقہ فطر کا مستحق سمجھتے ہوئے اپنا اور دوسروں کا بھی فطرانہ دے دیا۔ اب دو سال کے بعد معلوم ہوا کہ جس عورت کو فطرانہ دیا تھا وہ گھریلو آزمائش کی بنا پر بے صبری کر رہی تھیں جبکہ ان کے شوہر کی کمائی اچھی خاصی تھی۔ اس صورت میں کیا فطرانہ ادا ہوگیا یا نہیں؟ اب اس سے فطرانہ واپس مانگ سکتے ہیں؟

جواب

صورتِ مسئولہ میں اگر وہ عورت شرعی فقیر تھی، یا اس وقت ظاہری حالات و قرائن سے غالب گمان یہی ہو رہا تھا کہ وہ مستحقِ زکوٰۃ و فطرانہ ہے، تو اب اگرچہ اُس کے بارے میں صاحب نصاب ہونا بھی معلوم ہو جائے، بہر حال فطرانہ صحیح ادا ہو جائے گا اور شوہر کے اچھا خاصا کمانے سے فطرے کی ادائیگی پر کوئی اثر نہیں پڑے گا اور نہ ہی عورت کے شرعی فقیر ہونے کی صورت میں یہ اُسے شرعی فقیر ہونے سے خارج کرے گا، کیونکہ اگر شوہر صاحب نصاب بھی ہو تو بیوی صاحب نصاب نہیں ہوتی، بلکہ اگر وہ شرعی فقیر ہو تو اسے زکوٰۃ و فطرانہ دینا شرعاً جائز ہوتا ہے۔ یہی معاملہ شوہر کا بھی ہے کہ اگر شوہر شرعی فقیر ہو اور بیوی صاحب نصاب ہو تو بیوی کے صاحب نصاب ہونے سے شوہر صاحب نصاب شمار نہیں ہوتا۔

فتاوٰی عالمگیری میں ہے: ”إذا شك وتحرى فوقع في أكبر رأيه أنه محل الصدقة فدفع إليه أو سأل منه فدفع أو رآه في صف الفقراء فدفع فإن ظهر أنه محل الصدقة جاز بالاجماع، وكذا إن لم يظهر حاله عنده، وأما إذا ظهر أنه غني أو هاشمي۔۔۔ فإنه يجوز وتسقط عنه الزكاة في قول أبي حنيفة ومحمد رحمهما الله تعالى“ ترجمہ: جب کسی شخص کو شک ہوا اور وہ تحری یعنی سوچ بچار کرے یہاں تک کہ اُسے غالب گمان حاصل ہو جائے کہ یہ شخص زکوٰۃ کا محل ہے پھر اسے زکوٰۃ دے، یا اس شخص نے دینے والے سے سوال کیا اور اس نے زکوٰۃ دے دی، یا پھر اُسے فقیروں کی صف میں کھڑا دیکھا اور زکوٰۃ دے دی۔ تو اگر اس کے بعد معلوم ہوا کہ وہ زکوٰۃ کا مصرف ہے، تو بالاجماع زکوٰۃ ادا ہوگئی، اور اسی طرح اگر اُس کی کوئی حالت ظاہر نہ ہوئی تب بھی زکوٰۃ ادا ہوگئی۔ بہر حال جب بعد میں یہ بات ظاہر ہو کہ یہ شخص تو غنی (صاحب نصاب) یا ہاشمی تھا، تو بھی جائز ہے، اور امام اعظم اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہما کے نزدیک دینے والے سے زکوٰۃ ساقط ہو جائے گی۔ (الفتاوٰی الھندیۃ، کتاب الزکاۃ، جلد 1، صفحہ 190، دار الفکر، بیروت)

بہارِ شریعت میں ہے: ”جس نے تحری کی یعنی سوچا اور دل میں یہ بات جمی کہ اس کو زکاۃ دے سکتے ہیں اور زکاۃ دے دی بعد میں ظاہر ہوا کہ وہ مصرفِ زکاۃ ہے، یا کچھ حال نہ کُھلا تو ادا ہوگئی اور اگر بعد میں معلوم ہوا کہ وہ غنی تھا یا اُس کے والدین میں کوئی تھا یا اپنی اولاد تھی یا شوہر تھا یا زوجہ تھی یا ہاشمی یا ہاشمی کا غلام تھا یا ذمّی تھا، جب بھی ادا ہوگئی۔“ (بہارِ شریعت، جلد 1، حصہ 2، صفحہ 932، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

صاحبِ نصاب شوہر کی وجہ سے بیوی صاحبِ نصاب نہیں ہوجائے گی، لہذا اگر صاحبِ نصاب شوہر کی بیوی شرعی فقیر ہو تو اسے زکوٰۃ، فطرانہ دینا جائز ہوگا، چنانچہ بدائع الصنائع میں ہے: ”ولو دفع إلى امرأة فقيرة وزوجها غني جاز في قول أبي حنيفة ومحمد وهو إحدى الروايتين عن أبي يوسف“ ترجمہ: اور اگر فقیر عورت کو زکوۃ دی اور اس کا شوہر غنی ہے تو امام اعظم اور امام محمد علیہما الرحمۃ کے قول کے مطابق یہ جائز ہے اور یہی امام ابو یوسف علیہ الرحمۃ کی دو روایتوں میں سے ایک روایت ہے۔ (بدائع الصنائع، کتاب الزکاۃ، جلد 2، صفحہ 47، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

سیدی اعلی حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فتاوی رضویہ میں فرماتے ہیں: ”عورت اور شوہر کا معاملہ دنیا کے اعتبار سے کتنا ہی ایک ہو مگر اللہ عزّوجل کے حکم میں وُہ جدا جدا ہیں“۔ (فتاوی رضویہ، جلد 10، صفحہ 168، رضا فاونڈیشن، لاھور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: FAM-1003

تاریخ اجراء: 14 جمادی الاخری 1447ھ/06 دسمبر 2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com
darulіftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net